بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم: منگل — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۵ شعبان ۱۳۹۰ھ - ۲۷ اخاء ۱۳۴۹ ہش - ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت فلو کی شدت، کھانسی اور حرارت کی وجہ سے بہت ناساز ہے نیز ضعف کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

● راولپنڈی ۲۵ اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ آپریشن کے بعد بحالیٔ صحت کی رفتار تسلی بخش ہے۔ احبابِ جماعت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور لمبی بابرکت عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ذکرِ الٰہی، انابت الی اللہ اور روحانیت سے معمور فضا میں تین روز جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرمعارف و بصیرت افروز اختتامی خطاب

"ظاہری اور باطنی پاکیزگی کی دو علامتیں ہیں ایک خدا تعالیٰ کیساتھ ہمکلامی کا شرف دوسرے فوق العادت نشانوں کا ظہور"

"غلبۂ اسلام کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم خود بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اِن دونوں انعاموں کی مورد بنی رہیں"

ربوہ — انصار اللہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ روحانیت سے معمور فضا میں مسلسل تین روز (۲۳-۲۴-۲۵ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء) تک جاری رہنے کے بعد ۲۵ اخاء بروز اتوار قریباً ڈیڑھ بجے دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۳ اخاء کو چار بجے سہ پہر ایک ایمان افروز اور روح پرور خطاب اور پُرسوز دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا تھا۔ حضور نے علالتِ طبع کے باوجود ازراہِ شفقت ۲۵ اخاء کو اجتماع کے آخری روز بھی مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر اجتماع میں شریک ہزاروں انصار کو پُرمعارف اور بصیرت افروز اختتامی خطاب سے نوازا اور انہیں اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ نہایت محبت بھرے انداز میں رخصت فرمایا۔ اِس طرح وہ اپنے جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش ارشادات سے فیضیاب ہو کر اور خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ نیز ایک نئی روح اور نئی زندگی لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

شرکت کرنیوالی مجالس کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ

اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان کے نتیجہ میں انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ منعقد ہوتا اور سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر کامیابی سے ہمکنار ہوتا چلا آ رہا ہے۔ امسال بھی بحمد اللہ تعالیٰ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ مجالس نے اپنے نمائندے اور اراکین اِس میں شمولیت کے لئے بھجوائے اور وہ آئے بھی پہلے سے زیادہ تعداد میں۔ اسی طرح زائرین کی تعداد بھی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ امسال مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۴۶۵ مجالس کے ۹۲۵ نمائندگان، ۱۷۷۵ اراکین اور ۲۱۵۶ زائرین نے شرکت کی سعادت حاصل کی جبکہ گزشتہ سال ۴۴۳ مجالس کے ۷۴۰ نمائندگان، ۱۵۸۰ اراکین اور ۲۰۶۰ زائرین شریک ہوئے تھے۔ اِس طرح امسال گزشتہ سال کی نسبت شرکت کرنے والی مجالس میں ۲۴ مجالس کا، نمائندگان میں ۱۸۵ نمائندگان کا، اراکین میں ۱۹۵ اراکین کا اور زائرین میں قریباً یکصد زائرین کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ گزشتہ سالوں میں اضافہ کی رفتار کے بالمقابل غیر معمولی اضافہ پر دلالت کرتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال مشرقی پاکستان سے محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان، مکرم مقبول احمد خان صاحب اور مکرم محمد ابوالقاسم انصر صاحب اِس موقع پر ربوہ تشریف لائے اور اجتماع کی برکات سے متمتع ہوئے۔ علاوہ ازیں فجی کے محترم جناب محمد رمضان صاحب کو بھی جو انہی دنوں ربوہ تشریف لائے ہیں اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

علوم و معارف سے جھولیاں بھرنے کے انمول مواقع

اِن ہزاروں خوش نصیب احباب کو اجتماع کی سب سے اہم اور عظیم الشان برکت کے طور پر اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت درجہ پُرمعارف اور حقائق و دقائق سے پُر افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیضیاب ہونے اور علومِ سماوی سے اپنی جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اِن دونوں روح پرور اور بصیرت افروز تقاریر میں جو مجموعی طور پر قریباً پونے تین گھنٹے تک جاری رہیں حضور ایدہ اللہ نے غلبۂ اسلام کے عظیم الشان خدائی وعدوں کا ذکر فرما کر ان کے بعض ایسے عملی تقاضوں کی طرف توجہ دلائی جن کا تعلق اُن بنیادی اوصاف سے ہے جن سے نہ صرف ہر احمدی کا متّصف ہونا ضروری ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر آئندہ نسل اُن بنیادی اوصاف سے متّصف ہوتی چلی جائے تا آنکہ اسلام دُنیا بھر میں پورے طور پر غالب آ جائے۔

افتتاحی تقریر میں حضور ایدہ اللہ نے قرآنِ مجید کی آیات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ خدائی وعدوں کے لئے پختہ اور ہمہ گیر ایمان سے مالا مال ہونا ضروری ہے۔ ایمان کی پختگی اور ہمہ گیری اِس امر کی متقاضی ہے کہ:-

(۱) ایمان میں کسی قسم کی دُنیوی ملونی نہ ہو۔

(۲) وہ ہر قسم کے نفاق سے پاک ہو۔

(۳) وہ کسی قسم کی بُزدلی سے آلودہ نہ ہو

اور

(۴) وہ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ ہو۔

حضور نے واضح فرمایا کہ جب اِن چار بنیادی اوصاف کے نتیجہ میں پختہ اور ہمہ گیر ایمان انسان کو میسّر آ جاتا ہے تو اِس کے نتیجہ میں قدمِ صدق انسان کو عطا ہوتا ہے یعنی ہر قسم کی ظاہری اور باطنی صفائی انسان کو میسّر آ جاتی ہے یعنی اس کی روح آئینہ کی طرح صیقل

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۴۹ ہش

انصاراللہ کے اجتماع کی اہمیت

ہر سال کے معمول کی طرح امسال بھی انصاراللہ کا اجتماع کل جمعہ کے روز سے منعقد ہو رہا ہے۔ یہ مہینہ اجتماعات کا مہینہ کہلانے کا مستحق ہے۔ چنانچہ اطفال، خدام، ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ ان اجتماعات کی اہمیت جلسہ سالانہ سے اِس لحاظ سے الگ اور زیادہ ہے کہ ان میں صرف جماعتوں کے نمائندے ہی شامل ہوتے ہیں عام احباب شامل نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل یہ اجتماعات خاص تربیتی اغراض کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔

اس اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ اجتماعات عمروں کے لحاظ سے ہوتے ہیں کیونکہ مختلف عمروں کے احباب کو مختلف قسم کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر ذہنیت کے مطابق ان میں پروگرام اختیار کئے جاتے ہیں۔ اطفال اور خدام کی ذہنیت ایک نہیں ہے بلکہ بہ تقاضائے عمر اطفال جس امر میں دلچسپی لیتے ہیں اور جس انداز سے ان کی تربیت ہونی چاہیئے یقیناً نوجوانوں سے جداگانہ ہے۔ اگرچہ دونوں کے درمیان کوئی ایسا خط فارق نہیں کھینچا جا سکتا جو ایک دوسرے کو بالکل الگ کر دے۔

انصاراللہ کا اجتماع اطفال اور خدام کے اجتماعات سے اس لحاظ سے الگ اہمیت رکھتا ہے کہ یہ اجتماع پختہ عمر کے احباب سے تعلق رکھتا ہے جن کا کام اپنی اصلاح سے بھی زیادہ آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دینا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ اجتماع کی افتتاحی تقریر میں فرمایا ہے۔ ہمارے پیش نظر آئندہ نسلوں کی تربیت ہے۔ تاہم ہم کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے تاکہ ہم آئندہ نسلوں کے سامنے محض زبانی اس حقیقت کو پیش نہ کریں بلکہ اپنے کردار سے اور اپنے نمونہ سے اپنے اور جماعت کے بچوں کو متاثر کریں۔

مشہور ضرب المثل ہے کہ خربوزہ دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہر امر میں تمثیلی اثر رکھا ہے اسی طرح روحانی اور لائحہ حیات میں بھی نمونہ کو بڑی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایات چیدہ انسانوں کے ذریعہ اسی لئے بھیجتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایات لوگوں کو پہنچائیں بلکہ پہلے خود ان پر عمل کر کے اپنا نمونہ سامنے رکھیں۔ اِسی لئے ہر نبی اپنی قوم کے لئے اسوہ حسنہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام دنیا کے لئے آئے ہیں اِس لئے آپؐ ہمیشہ کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

انسان ایک ترقی کرنے والی ہستی ہے۔ دیگر جانور تو اپنی زندگی فطری صلاحیتوں کے مطابق یکساں طور پر گزارتے ہیں ان کو کسی خاص تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک نسل سے دوسری نسل فائق نہیں ہوتی۔ جو کچھ آج ایک جانور کرتا ہے وہی صدیوں سے کرتا چلا آیا ہے۔ مگر آج کا انسان آج سے ایک صدی پہلے کے انسان سے تمدن میں بالکل مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان تعلیم و تربیت سے ترقی کرتا ہے اور اگر اِس طرف توجہ نہ دی جاوے تو تنزل کرتا ہے

خدا نے ملائک زمیں پر اتارے

سناتے ہیں قرآن کے ہم سپارے
کہ رہبر مسیح الزماں ہیں ہمارے
چمکتے دمکتے ہیں ربوہ کے ذرّے
جھلکتے ہیں یا کہکشاں میں ستارے
کلیسا کی ٹن ٹن نہ مندر کی چھن چھن
اذانوں سے مسجد کے گونجے کنارے
بھٹکتے نہیں شرک کی ظلمتوں میں
کہ نوری ظہوری ہیں وحدت کے دھارے
اٹھا نعرۂ نحن انصار تنویر
خدا نے ملائک زمیں پر اتارے

جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا ہے کہ اسلام حیوان سے انسان انسان سے بااخلاق انسان اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے یا جیسا کہ حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جناب سرسیّد مرحوم نے فرمایا ہے کہ

"جاہل جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی کہلاتا ہے پھر ترقی کرے تو صوفی بن جاتا ہے مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین بن جاتا ہے۔"

(مکتوب سرسید احمد خان مورخہ ۸ مارچ ۱۸۹۷ء)

اس سے واضح ہے کہ کوئی کام ہو کوئی عمل ہو انسان تعلیم و تربیت سے اس میں ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ہم انصاراللہ کا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنا بہترین نمونہ اپنی اولاد اور آئندہ نسل کے سامنے رکھیں اور یہ اجتماع اِس بات کی یاددہانی کے لئے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی خامیوں سے واقف ہوں ان کی اصلاح خود بھی کریں اور اپنے بچّوں کے سامنے بھی اچھا نمونہ پیش کریں تاکہ نہ صرف انفرادی طور پر ہر بچّہ ترقی کرے بلکہ بحیثیت جماعت ترقی ہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے اس نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اور دنیا جان لے کہ ہم احمدی ہیں ٭

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت، اس کی تحریکات کو کامیاب بنانا اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر صاحبہ مدظلہا العالی کا اہم خطاب

مؤرخہ ۲۳ر اخاء ۱۳۴۹ ہش (۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۰ء) کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے لجنہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیّدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلّہا العالی نے احمدی مستورات سے مندرجہ ذیل اہم خطاب فرمایا:۔

نمائندگان لجنات اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مَیں تمام خواتینِ ربوہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے آپ کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کا تحفہ پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز میں آنا مبارک فرمائے اور جس مقصد کے پیشِ نظر آپ مرکز میں آئی ہیں اس مقصد کو حاصل کرنے میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

اِن تین دنوں میں ہر لحظہ آپ کے پیشِ نظر یہ امر رہنا چاہیئے کہ آپ میں سے ہر ایک کسی لجنہ کی نمائندہ بن کر آئی ہیں اس لئے پروگراموں سے پورا پورا فائدہ اٹھانا، ہدایات کو سُننا اور خصوصاً ان ہدایات کو جو ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپکو دیں گے توجہ سے سُننا، ان کو نوٹ کرنا اور پھر یہاں سے واپس جاکر فوری طور پر اپنی اپنی لجنہ کی ممبرات سے ان پر عمل کروانا آپ کا اوّلین فرض ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے چار بنیادی مقاصد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں جب عورتوں کی ترقی کی خاطر لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی تو لجنہ اماء اللہ کے جو مقاصد اپنی قلم سے تحریر فرمائے اُن میں سے چار مقاصد دراصل بنیادی حیثیت رکھتے ہیں باقی سب ان کی تفصیل میں آجاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا:۔

"اِس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدّنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔

اِس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے ہر قربانی کو طیار رہو۔

اِس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہیئے اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہیئے۔

اِس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ واری کو خاص طور پر سمجھو اور اُن کو دین سے غافل، بددل اور سُست بنانے کی بجائے چُست، ہشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں اُن سے اُن کو واقف کرو۔ اور خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو" (الازہار ص۵۹)

حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات میں لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

ہر بات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کی جائے۔ اپنی زندگیوں کو احمدیت کی ترقی میں گزارا جائے اور اپنی اولادوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کی جائے تا آئندہ وہ جماعت کیلئے مضبوط ستون بن سکیں۔

تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت

میری عزیز بہنو! ہمارا صرف یہ کام نہیں کہ ہم جلسے کرلیں، تقریریں کریں، چندہ جمع کرلیں بلکہ قرآن مجید سیکھنا اور اپنی اولادوں کو سکھانا۔ قرآن پر خود عمل کرنا اور اپنے بچوں سے اس پر عمل کروانا ہماری زندگیوں اور ہماری تنظیم کا حقیقی نصب العین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دُنیا کو قبلہ بناکر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے اُن سے کئے تھے پورے ہوگئے۔"

(ملفوظات جلد ۷ ص۱۵۱)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی واضح الفاظ میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"لجنہ اماء اللہ ہو، مجلس انصار ہو، خدام الاحمدیہ ہو، نیشنل لیگ ہو، غرضیکہ ہماری کوئی انجمن ہو اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے۔"

(الفضل ۱۱ر مارچ ۱۹۳۹ء)

قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت اور اس پر عمل کروانے کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہی نصب العین آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہما کا تھا اور یہی نصب العین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جس دن سے آپ نے مسندِ خلافت پر قدم رکھا ہے آپ کے ہر خطبہ، آپ کی ہر تقریر کا خلاصہ یہی ہے کہ قرآن پڑھو، پڑھاؤ اور اس پر عمل کرو۔ تا ہر احمدی خاتون اور ہر احمدی بچی عملی تفسیر ہو قرآن مجید کی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک جیسی توجہ عہدہ داران لجنات اور ہر احمدی خاتون کو بحیثیت اپنے گھرانہ کی ذمہ دار اور نگران ہونے کے کرنی چاہیئے انہوں نے نہیں کی۔ جب تک قرآن مجید پڑھنے، ترجمہ سیکھنے اور انوارِ قرآنی کو اپنے قول اور عمل سے پھیلانے میں ہر عورت جان ودل سے حصہ نہیں لے گی ہم اپنے مقصد اور نصب العین کو حاصل نہیں کرسکتے۔

بنیادی مسائل اور دلائل سیکھنے کی اہمیت

گزشتہ سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ سب سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

"ہمارا یہ پروگرام ہونا چاہیئے کہ جو مستورات پیدائشی احمدی ہیں ان کو نئے سرے سے وہ وہ تمام دلائل سکھائے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف بنیادی مسائل کے متعلق ہمیں دیئے ہیں"

(مصباح سالنامہ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۵)

حضور نے مزید فرمایا تھا:۔

"پس پیدائشی احمدی بہن (گو وہ احمدی ہے) کو ہم نے حقیقی احمدی بنانا ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب نہ ہوئے تو اللہ تعالےٰ ہمیں معاف کرے ہمیں بھی اس کے عذاب اور غضب کا نشانہ بننا پڑیگا۔ ہم نے علم کے لحاظ سے اور عقیدہ کے لحاظ سے اور محبت ذاتیہ الٰہیہ کے لحاظ سے پیدائشی احمدی مستورات کو جماعت کی پہلی مستورات کے نقش قدم پر چلانا ہے۔"

(مصباح سالنامہ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۶)

یہ وہ پروگرام تھا جو ہمارے آقا نے سال گزشتہ کے لئے ہمارے لئے تجویز فرمایا تھا۔ اگر لجنات اماء اللہ نے اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس اہم ارشاد کے ماتحت کہ "جو بھی خلیفہ وقت ہو اسکی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں" اپنے پروگرام بنائے اور اس کے مطابق عمل کیا تب تو آپ واقعی مبارکباد کے قابل ہیں اور اگر آپ نے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی کہ ہماری ہر احمدی خاتون اور ہر لجنہ اماء اللہ کی ممبر کو حقیقی احمدی بنایا جائے اسے وہ تمام دلائل یاد کروائے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنیادی مسائل کے متعلق ہمیں دیئے ہیں تو آپ کو یقیناً اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو کام کرنے کا موقعہ دیا، عورتوں کی تربیت کی ذمہ داری بحیثیت عہدہ دار لجنہ کی نمائندہ ہونے کے آپ کے سپرد کی گئی لیکن آپ نے اس فضل اور اس انعام کی قدر نہ کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو صحیح رنگ میں ادا نہیں کیا۔

ہماری سب سے بڑی ذمہ داری

ہماری سب سے بڑی ذمہ داری مستورات اور بچیوں کی تربیت صحیح رنگ میں کرنا ہے باقی سب کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار بار آپکی راہنمائی فرمائی ہے، مکمل ہدایات آپ کو دی ہیں، قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کے متعلق — اپنے گھروں کو جاہلانہ رسومات سے پاک صاف رکھنے کے متعلق — اپنے بچوں کی تربیت کے متعلق — ان پر خود عمل کرنا مستورات کو بار بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سُنا کر ان پر عمل کروانا آپ کا کام ہے۔

بچیوں کی تربیت کی اہمیت

مَیں نے لجنہ اماء اللہ لاہور کے اجتماع کے موقعہ پر وہاں کی لجنہ کو بھی توجہ دلائی تھی اور آپ سب کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ اپنی بچیوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، قرآن کی عظمت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور اطاعت، نظام جماعت کا احترام اور اس کے لئے عزت، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت اور سلسلہ کے لئے قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کریں تا ہماری اگلی نسل حقیقی معنوں میں احمدی ہو اور اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے والی ہو۔

جتنی مضبوط بنیاد ہوگی اتنی ہی پائیدار اور مضبوط عمارت اس پر تعمیر ہوگی۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کی سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے اہم کام بچیوں کی دینی تعلیم اور تربیت ہے۔

سب سے اہم شعبہ ناصرات کا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داروں کی سب سے زیادہ توجہ اس شعبہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ تا آج کی بچیاں کل کی دیندار مائیں اور دین کی خاطر قربانی دینے والی مستورات بن سکیں۔ ابھی تک اس شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جا سکی۔ ہر جگہ جہاں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہو چکا ہے لازماً احمدی بچیاں بھی ہوں گی لیکن ہر جگہ ناصرات الاحمدیہ کا قیام ابھی تک نہیں ہوا۔ ۲۹۲ چندہ دہندہ لجنات کے مقابل پر ۶۵ مجالس ناصرات کی طرف سے چندہ آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ناصرات قائم نہیں ہوئی۔

سورہ بقرہ کی سترہ آیات

گزشتہ سال اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات کو سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ ایک سال میں صرف ۲۹۶۳ ناصرات کی طرف سے سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے کی اطلاع ملی ہے جس میں ۱۴۸۷ ناصرات صرف ربوہ کی ہیں۔ گویا ربوہ کے علاوہ سارے پاکستان میں سے صرف ۱۴۷۶ ناصرات نے سورہ بقرہ کی سترہ آیات یاد کی ہیں۔ اور یہ تعداد صرف ۱۰۷ مقامات کی ناصرات کی ہے۔ یہ تعداد یہی بتاتی ہے کہ ابھی تک ناصرات کی تنظیم پورے طور پر نہیں کی گئی اور ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں ناصرات کا قیام نہیں ہوا۔ جبتک ہر جگہ ناصرات قائم نہیں ہو جاتی اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ ان کی صحیح تربیت اور دینی تعلیم کی کوشش نہیں کی جاتی ہماری عمارت کی بنیاد کھوکھلی رہے گی۔

سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ناصرات کو ہدایت فرمائی تھی کہ اطفال اور ناصرات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کی کتاب بطور متن لکھوانے کے لئے حضور نے خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا ہے۔ جو آئندہ سال آپکے پروگرام میں رکھی جائے گی۔ سو وہ کتاب شائع ہو گئی ہے نگران ناصرات کتاب خرید کر لے جائیں۔ آئندہ سال کا نصاب یہی ہوگا۔ معیار اوّل کے لئے سو فیصدی حفظ کرنا۔ باقی دو معیاروں کے لئے ان کی عمر کے مطابق۔

آج اگر بعض عورتوں کی طرف سے بے پردگی کی شکایتیں ملتی ہیں یا ایسی باتوں کی جو نظام سلسلہ اور اس کی روایات کے خلاف ہیں تو اس کی صرف اور صرف یہی وجہ ہے کہ ان کی ماؤں نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی۔ ان کے دلوں میں احمدیت اتنی پختہ طور پر راسخ نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ان باتوں سے محفوظ رہیں جو ان میں پائی جاتی ہیں۔

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات

پھر بچوں کے دلوں میں بچپن سے سلسلہ کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ وقفِ جدید کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے پچاس ہزار روپے کا بجٹ منظور فرمایا۔ پچاس ہزار روپے سالانہ کی رقم اتنی زیادہ نہیں تھی کہ سارے پاکستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے احمدی بچوں کے لئے اسے پورا کرنا مشکل ہوتا۔ بہت آسان تھا۔ اگر ہر ماں باپ بچوں کو بتاتے کہ یہ چندہ تمہارے ذمہ ہے اور تم نے ہر صورت میں اپنے کھانے پینے اور کھلونوں پر خرچ کرنے کی بجائے بچا کر دینا ہے لیکن اس سلسلہ میں بھی پوری توجہ عہدہ داران ناصرات نے نہیں کی۔ اس سال ناصرات کا دس ماہ کا کل چندہ وقف جدید ۹۰-۵۶۰۶ ہے جس میں سے ۲۴-۳۶۱۹ صرف ناصرات ربوہ کا ہے اور ۵۶-۱۹۸۷ بیرون از ربوہ کا۔ کوشش کریں کہ دسمبر تک زیادہ سے زیادہ ادا کیا جا سکے۔ یہ چندہ صرف ۷۴ مقامات کی ناصرات سے آیا ہے جبکہ گزشتہ سال ۷۰ مقامات سے ناصرات کا وقف جدید کا چندہ وصول ہوا تھا۔ یہ تساہل بتاتا ہے کہ ماں باپ بھی اور لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران بھی ناصرات کی طرف سے ابھی غافل ہیں حالانکہ یہی وہ شعبہ ہے جس کی ترقی سے آپ کی ترقی وابستہ ہے اور جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ آج آپ بچیوں کی صحیح تربیت کر کے ان کو ایسا بنائیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت رچی ہوئی ہو۔ جن کے دل میں صرف ایک ہی خواہش ہو کہ اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہؐ کی اطاعت کرنی ہے۔ جن کے دلوں میں احمدیت کی ایسی محبت ہو کہ شیطانی کوئی حربہ ان پر کارگر نہ ہو۔ احمدیت کی خاطر ہر تکلیف ہر دُکھ وہ برداشت کر سکیں۔ وہ اپنے ہر عزیز کو نظام سلسلہ اور احمدیت کی خاطر چھوڑ سکیں۔ وہ مغربیت کی پیروی کرنے کی بجائے قرآن کو اپنی زندگیوں کا دستور عمل بنائیں۔ جن کی نگاہ ہر وقت اپنے آقا کے ہونٹوں کی جنبش کی طرف لگی ہوئی ہو اور آپ کی کامل اطاعت اپنے لئے فخر کا موجب سمجھیں۔ جب یہ بچیاں بڑی ہونگی اپنی قوم، ملک، احمدیت کے لئے قابل فخر خواتین ہونگی۔ پس بہت ضرورت ہے کہ احمدی بچیوں کو قرآن سکھانے، دلائل سکھانے اور ان کی رگ رگ میں احمدیت رچانے کی کوشش کی جائے ورنہ اس کے بغیر ہماری ترقی دائمی نہیں رہ سکتی۔ (باقی)

رمضان المبارک کے فیوض و برکات

مکرم عبدالسلام صاحب طاہر

قبل اس کے کہ ماہ رمضان المبارک کے فیوض و برکات بیان کئے جائیں پہلے اختصاراً ان اصول و ذرائع کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو اختیار کر کے انسان کسی مبارک چیز کے فیوض و برکات سے حصہ پا سکتا ہے۔ یہ چار اصول یا ذرائع ہیں۔ جو قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمارے سامنے آتے ہیں

۱۔ عزم صمیم

مصمم عزم اور پختہ ارادہ کیا جائے کہ میں اس بابرکت چیز کے تمام فیوض و برکات کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا اور ان برکات سے محرومی سے بچنے کے لئے اپنے تئیں ہر قسم کی غفلت، سستی، کسل اور کوتاہی سے دور رہوں گا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصل کو یوں بیان فرمایا ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں:۔ "انما الاعمال بالنیات" کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ عربی زبان میں نیت کے معنے عزم و ارادہ کے بھی ہیں۔ مطلب یہ ہوا ــــــــ کہ انسانی عمل کا دارومدار انسان کے عزم و ارادہ پر ہے جتنا عزم مضبوط اور ارادہ پختہ ہوگا۔ اسی کے مطابق یقینی طور پر عمل میں بھی پختگی اور استقامت و مداومت آجائیگی کمزور عزم سے کمزور عمل سرزد ہوگا۔ اور اگر عزم و ارادہ ہی نہیں ہے تو عمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس ماہ رمضان کی برکات سے حصہ پانے کے لئے پہلے مضبوط عزم اور پختہ ارادہ کی ضرورت ہے۔

۲۔ خلوص نیت

کوئی عمل کتنا ہی عمدہ اور بابرکت کیوں نہ ہو۔ نیت کی خرابی اس عمل کے نتیجہ میں بھی خرابی و فساد پیدا کر دیتی ہے اور انسان کو اس کے احسن نتائج اور برکات سے محروم کر دیتی ہے۔ اسلئے پاک عمل کے پاک نتائج پانے کے لئے پاک دل اور صاف نیت کا ہونا ناگزیر ہے انما الاعمال بالنیات کا دوسرا مفہوم یہی ہے کہ اعمال کے نتائج کا انحصار نیتوں پر ہے۔ خراب نیت سے خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔ اچھی نیت سے اچھا نتیجہ پیدا ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ "جیسی نیت ویسا ہی پھل" اسلئے شہر رمضان میں کئے ہوئے وہی اعمال فیوض و برکات پر منتج ہوں گے۔ جن کے پیچھے ایک پاک و صاف، مطہر اور خالص نیت کارفرما ہوگی۔ جس میں غیر اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی مقصود ہو۔

۳۔ کوشش و مجاہدہ

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا تقاضا ہے کہ انسان کو جو قوتیں اور استعدادیں عطا ہوئی ہیں پہلے وہ ان کو حتی الامکان صحیح رنگ میں عمل میں لائے یعنی اپنی طاقت و ہمت کے مطابق کوشش و مجاہدہ کرے ورنہ وہ رحیمیت کی ان تجلیات سے محروم ہو جائے گا جو برکات سماوی کے رنگ میں جلوہ گر ہوتی ہیں اور انسان کو اس کی کوشش و تدبیر سے کہیں بڑھکر انعام و صلہ کا وارث بنا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے "لیس للانسان الا ما سعی ۔ ۔ ۔ ۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" یعنی انسان اسی کو پاتا ہے۔ جس کے لئے کوشش کرتا ہے جو لوگ ہماری راہ میں کوشش و مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی راہوں کو خود ہموار کرتا ہے۔ اور ان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں ان کا ممد و ناصر بن جاتا ہے۔ رمضان میں اس کوشش و مجاہدہ سے مراد رمضان کے روزے تمام شرائط کے ساتھ، عبادات (فرائض و نوافل) کثرت تلاوت قرآن کریم توبہ و استغفار تسبیح و تحمید درود شریف کا ورد اور بکثرت دعاؤں کا کرنا ہے گویا رمضان کی برکات و فیوض سے مستفید ہونے کے لئے زبردست مجاہدہ اور ریاضت کے لئے کمربستہ ہونا لابدی ہے۔

۴۔ دعا

"خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا" انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے اسلئے اس سے پختہ عزم پر استقامت، خلوص نیت، تعہد، اور کوشش و تدبیر پر مداومت میں کوتاہی و کمی وکمزوری اور نقص کا واقع ہو جانا عین ممکن ہے اسلئے انسان کو اس نقص و خامی سے بچ کر یا اس کے خراب نتائج سے محفوظ رہ کر منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے خدائی تائید و نصرت اور فضل کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اسکے فضل کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ دعا ہے۔ جیساکہ فرمایا "ما یعبأ بکم ربی لولا دعائکم" کہ تمہاری فطرت نصرت الٰہی اور فضل خدا کی متقاضی ہے۔ لیکن یہ تقاضا تبھی پورا کیا جا سکتا ہے کہ تم خدا سے اس کے طالب ہو لیکن اگر دعا نہ کروگے تو خدا تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ پس شہر رمضان کے فیوض و برکات پانے کے لئے ہمارے عزائم ہماری نیتیں اور ہماری کوششیں تبھی نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے تائید و نصرت، توفیق اور اسکے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بار بار در الٰہی پر گرتے رہیں۔ اور دستِ دعا اسکے آگے دراز کریں۔

مذکورہ بالا چار اصول و ذرائع پر عمل ہر مقصد میں کامیابی کی کلید ہے رمضان چونکہ ایک انتہائی مبارک مہینہ ہے۔ بلکہ تمام روحانی فیوض و برکات کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اس مبارک مہینہ میں تو خاص طور پر مذکورہ بالا اصولوں کو اختیار کرنا ضروری ہے

ماہ رمضان کی پہلی برکت

"یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" (بقرہ) اس آیت میں شہر رمضان کے روزوں کا مقصد مومنین میں تقویٰ کا قیام بیان ہوا ہے۔ گویا رمضان کی پہلی برکت قیام تقویٰ ہے۔ تقویٰ در حقیقت ایک جامع وصف ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کے اندر تمام نیکیاں اور جمیع اعمال صالحہ جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس شعر میں آپ نے بتایا ہے کہ تقویٰ تمام نیکیوں اور اعمال کا سرچشمہ ہے۔ تقویٰ کے نتیجہ میں تمام نیکیوں اور حسنات کو بجا لانے کی توفیق مل جاتی ہے اور نیکیوں اور حسنات کے متعلق قرآنی اصل یہ ہے کہ "ان الحسنات یذھبن السیئات"۔ کہ نور حسنات ظلمت سیئات کو زائل کر دیتا ہے اور نیکیوں کا پانی گناہ کی میل کو دھو ڈالتا ہے۔ غرضیکہ تقویٰ کے نتیجہ میں انسان کی نیکیوں اور حسنات کا درخت سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے جس کے ثمرات روحانیہ سے وہ متمتع ہوتا ہے۔ پس تقویٰ وہ عظیم نعمت ہے جو رمضان کی برکت سے انسان کو دی جاتی ہے

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
(حضرت مسیح موعود)

(باقی)

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے ابھی تک متعدد جماعتیں جن میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اپنے وعدہ جات کی ادائیگی میں ۵۰٪ کی حد تک بھی نہیں پہنچیں ابھی وقت ہے۔ کہ عہدیدار اور دیگر احباب اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور جلد از جلد اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوں

ناظم مال وقف جدید

صدقہ و خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں (نظارت بیت المال ربوہ)

اقوام متحدہ کی مختصر خبریں

اقوام متحدہ میں اپنے ملکوں کے نئے مستقل نمائندوں کی حیثیت سے حسب ذیل افراد نے اپنے اسناد نامزد سیکرٹری جنرل کی خدمت میں پیش کئے فرنانڈو والے امیا ماٹیو (ڈومینکن ری پبلک) جے ایل ایم کونساڈا (کوسٹاریکا) سرکولن کرو (برطانیہ) اولوف رائڈ بیک (سویڈن) بویانیز تیسیغے (حبشہ) اگسٹو آلیسینوسا (کولمبیا) اور ولیم جرز کوانڈاٹ (نائیجریا)

٥ ایران نے قرض میں پڑی ہوئی اقوام متحدہ کی امن فوج کے اخراجات پورے کرنے کے لئے چار ہزار ڈالر کا عطیہ دیا ہے۔ اسی مقصد کے لئے سویڈن نے بھی ایک لاکھ اسی ہزار ڈالر دیئے ہیں جو اس سال ۱۵ دسمبر کو ختم ہونے والے چھ ماہ کے لئے ہیں۔

٥ بین الاقوامی انجمن ترقیات نے انڈونیشیا کے لئے چالیس لاکھ ڈالر کا قرضہ منظور کیا ہے اس رقم سے مختلف النوع منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے مطالعوں اور ابتدائی انتظامات کے اخراجات پورے کئے جائیں گے۔

٥ بین الاقوامی انجمن مالیات نے ۳۰ جون کو ختم ہونے والے موجودہ سال میں مختلف ملکوں میں مختلف منصوبوں میں مجموعی طور پر گیارہ کروڑ اٹھارہ لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگایا ہے۔ گویا گذشتہ سال کے مقابلے میں بیس فیصد کا اضافہ کیا ہے اس انجمن کو عالمی بنک سے الحاق حاصل ہے۔ وہ ترقی پذیر ملکوں کے نجی کاروبار میں اعانت کے ذریعے اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے۔ اس نے دوسرے سرمایہ کاروں کے ساتھ اشتراک کیا ہے اسی طرح نئے سرمایہ کاری کی کل رقم پچاس کروڑ ڈالر کے برابر ہو گئی ہے۔

٥ - ادارہ خوراک و زراعت اور خوراک کے عالمی پروگرام نے مل کر مشرقی پاکستان کے لئے ہنگامی طور پر اشیائے خوراک بھیجنے کا انتظام کیا ہے تاکہ ان پچاس لاکھ سیلاب زدگان کو مصیبت و پریشانی سے بچایا جا سکے جن کے مکانات دیہات اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں

٥ - اپالو ۱۱ کے خلا باز چاند کی سطح سے جو پتھر اٹھا کر لائے تھے ان میں سے چار اونس کا ایک ڈلا ۱۸ ستمبر کو اقوام متحدہ کے صدر مقام پر مستقل طور پر نمائش کے لئے رکھا گیا جہاں عوام روزانہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔

٥ . ڈاک کے انتظامات کی تربیت سے متعلق ایک ایشیائی علاقائی سکول ۱۰ ستمبر سے چار سال کے لئے بنکاک میں کھولا گیا ہے۔ جسے ڈاک کی عالمگیر انجمن اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی طرف سے چلاتی رہے گی۔ اس کا خرچ پروگرام کے لئے جمہوریہ چین جمہوریہ کوریا۔ فلپین اور تھائی لینڈ نے اٹھانا منظور کیا ہے۔

٥ . عالمی بنک نے ستر کروڑ پچاس لاکھ امریکی ڈالروں کے تمسکات ریاست ہائے متحدہ کے باہر دوسرے ملکوں میں فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تمسکات کی رقمیں ۱۵ ستمبر ۱۹۷۶ء کو واپس لی جا سکیں گی۔ یہ تمسکات ستاون مختلف ملکوں میں سرکاری اداروں اور مرکزی بنکوں نے اور ایک بین الاقوامی ادارے نے شروع میں خریدے تھے۔ اب یہ عوام کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔

٥ . صلاح محصولات کی منصوبہ بندی سے متعلق ماہرین کی ایک جماعت کا اجلاس پچھلے مہینے نیویارک میں ختم ہو گیا۔ اس سے قبل اس نے ایک رپورٹ تیار کی جس کے بموجب اقوام متحدہ ترقی پذیر ملکوں میں محصولات کی اصلاح کے لئے کوئی پروگرام بنانے میں مدد دے سکے گی۔

٥ - اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے پچھلے مہینے اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) کی طرف سے صدر مقام پر ایک تعلیمی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے بین الاقوامی یوم خواندگی کا آغاز کیا۔ یہ نمائش ریاست ہائے متحدہ کی قومی تعلیمی انجمن نے تحفے کے طور پر دی۔

٥ - اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی مجلس عاملہ نے اپنے خصوصی اجلاس میں فیصلہ کیا کہ اقوام متحدہ کے صدر مقام پر نئی دفتری عمارت کے لئے جو آٹھ کروڑ ڈالر کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس میں ایک کروڑ ڈالر لگائے جائیں۔ اس تجویز کی موافقت میں چوبیس ووٹ دیئے گئے۔ چار ملکوں یعنی کیوبا۔ چیکوسلواکیہ۔ پولینڈ اور روس نے مخالفت کی چھ ملکوں یعنی الجزائر، آسٹریا، موریطانیا، رومانیہ، سوئٹزرلینڈ اور متحدہ عرب جمہوریہ غیر جانبدار رہے۔

٥ - عالمی بنک نے تیس کروڑ ڈالر کا قرضہ پیرو کو دیا ہے تاکہ زلزلے سے تباہ ہونے والے علاقے کے وسط میں سڑک کی دوبارہ تعمیر ہو سکے۔ بنک سے الحاق رکھنے والی بین الاقوامی انجمن ترقیات نے پینتیس لاکھ ڈالر کا قرض دعوی کو دیا ہے۔ وہ بھی ملک میں سڑکوں کی مرمت کرنے والے پروگرام کے لئے مخصوص ہو گا۔

٥ . فروغ صنعت و حرفت سے متعلق دوسری ایشیائی کانفرنس کا اجلاس ٹوکیو میں منعقد ہوا جس میں تقریباً تین سو مندوبین و مبصرین شریک ہوئے انہوں نے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید (ایکیفے) والے حلقے میں گذشتہ دس سال کی صنعتی ترقیوں اور سرگرمیوں پر تبصرہ کیا اور اقوام متحدہ کے دوسرے عشرہ ترقی کے لئے پالیسیاں اور خصوصی پروگرام تیار کئے۔ اس کانفرنس کا اہتمام ایکیفے نے اقوام متحدہ کے صنعتی ترقیاتی ادارے (یونیڈو) اور حکومت جاپان کے تعاون سے کیا تھا۔ یہ کانفرنس دو ہفتے جاری رہ کر ختم ہوئی۔

زکوٰۃ کی اسم وار تفصیل ضرور بھجوائی جایا کرے

جملہ سیکرٹریان مال و دیگر عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ براہِ مہربانی اس امر کو ملحوظ رکھا کریں کہ زکوٰۃ کی رقم ارسال کرتے وقت اسم وار تفصیل ضرور بھجوایا کریں۔ یعنی اس رقم میں فلاں فلاں احباب و خواتین کی زکوٰۃ شامل ہے۔ تاکہ ان کے کھاتوں میں صحیح اندراج کیا جا سکے۔ اسم وار تفصیل نہ ملنے کی وجہ سے انفرادی کھاتوں میں درج کرنے میں دقت ہوتی ہے اور رقم ایک عرصہ تک مشترکہ کھاتہ میں پڑی رہتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خوشی کی تقاریب پر خانۂ خدا کا حصّہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے"

" اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں خوشی کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تمام مخلصین جماعت (مردوں عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر اپنے ہر خوشی کے موقع پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عنقریب فصل خریف کی برداشت شروع ہونے والی ہے زمیندار حضرات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مذین ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کریں اور خصوصاً وہ دعا کریں جو قرآن کریم نے سکھائی ہے کہ. مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. یہ دعا جو قرآن کریم میں آتی ہے جو زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے۔ اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہیے گا کہ وہ آپ کے مال میں برکت دے آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے اور آپ کی اولاد میں بھی برکت دے۔ ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور اپنی عزیز کمائی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

ماہنامہ مصباح یکم کی بجائے ۵ نومبر کو شائع ہوگا۔ ناگزیر حالات کی وجہ سے اس تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

(والسلام خاکسارہ مدیرہ)

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرنیوالے معاشرہ کے بدترین دشمن ہیں

کسی قوم کو تندرست و توانا رکھنے اور افراد کی صحت کا معیار بہتر بنانے کے لئے غذا کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ غذا کے پاک صاف اور عمدہ ہونے کا اثر براہ راست ہوتا ہے۔ اس لئے اشیائے خورد و نوش تیار کرنے والوں اور فروخت کرنے والوں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کی اشیائے خوراک عوام کو مناسب داموں مہیا کریں اور منافع زیادہ حاصل کرنے کے لالچ میں ملاوٹ کا ارتکاب نہ کریں۔ اس لئے اشیائے خورد و نوش تیار کرنے والوں اور فروخت کرنے والوں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کی اشیائے خوراک عوام کو مناسب داموں مہیا کریں اور منافع زیادہ حاصل کرنے کے لالچ میں ملاوٹ کا ارتکاب نہ کریں اسلئے کہ ملاوٹ بہت بڑی خیانت اور بدترین گناہ ہے۔ اس فعل کریہہ کا ارتکاب کرنے والے معاشرے کی نگاہ میں مجرم اور خدا کے حضور میں سزا کے حقدار ہیں۔ غذا میں ملاوٹ کرنے والا حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں سے روگردانی کرتا ہے۔ اسی لئے دین و دنیا دونوں کی نگاہ میں خطاوار ہے۔ اسلام نے غذا کی پاکیزگی۔ صفائی اور خالص ہونے پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اس لئے کہ غذا کی پاکیزگی صفائی اور خالص ہونے پر بہت زور دیا ہے۔ اسلئے کہ غذا کی پاکیزگی یا پلیدی کے اثرات بہت گہرے اور دوررس ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں خاص ہدایت دی گئی ہیں۔ تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں اور اسلام کے زریں اصولوں سے رہنمائی حاصل کر سکیں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اسلامی اور موسوی شریعتوں کے علاوہ کسی دوسری شریعت نے انسانی غذا اور اشیائے خورد و نوش سے متعلق کوئی خاص احکام جاری نہیں کئے۔ لیکن اہل پاکستان کے مقابلے میں دیگر اقوام اسلامیہ نے خوراک کی پاکیزگی اور خالص ہونے کا زیادہ خیال رکھتی ہیں

گو تورات میں لکھا ہے کہ کن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے اور کن کا جائز نہیں تاہم اس فلسفہ کی حکمت کی تشریح نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کی علت غائی تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اشیائے خوردنی (جو گوشت سے تیار نہیں کی جاتیں جن میں مشروبات خاص طور پر قابل ذکر ہے) سے متعلق رہنمائی نہیں کی گئی۔

اسلام نے حلال و حرام کی تمیز کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اس کے اصول حکمت بھی وضاحت سے بیان کر دیے ہیں۔ اس لئے کہ خالص اور غیر خالص خوراک جس سے انسان کے جسم میں خون تیار ہوتا ہے اپنی خاصیت اور تاثیر کے لحاظ سے نہ صرف جسمانی صحت بلکہ انسانی اخلاق پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اس بات کی بھی تشریح کی گئی ہے کہ انسان کے استعمال میں آنے والی اشیائے خوراک کا محض حلال ہونا ہی آخری معیار نہیں بلکہ اس کا طیب و طاہر یعنی پاکیزہ اور صاف ستھرا ہونا بھی لازمی ہے۔ اس معیار پر پرکھا جائے تو اشیائے خوراک بنانے اور فروخت کرنے والوں میں سے ان لوگوں کی کمائی حلال اور پاکیزہ نہیں ہو سکتی جو ملاوٹ کر کے اچھی خوراک کا معیار اور اس کی افادیت کم کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور خالص غذا کے دام وصول کر کے ملاوٹ شدہ اشیائے صارفین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ عام مشاہدے میں آیا ہے کہ گندم کے آٹے میں بھوسی وغیرہ کی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ پھر اس میں عمدہ اجزاء مثلاً میدہ، سوجی بھی کثیر مقدار میں نکال لئے جاتے ہیں۔ خالص دیسی گھی فروخت کرنے والے دیہاتی دودھ میں وناسپتی گھی کی ملاوٹ کر لیتے ہیں۔ خالص مرچ اور مصالحہ جات تیار کرنے والے مختلف اشیائے کو رنگدار بنا کر چکی میں پیس کر صارفین کے ہاتھ بیچتے ہیں حتیٰ کہ اب نقلی ادویات تیار ہونے لگی ہیں پیکنگ دیکھ کر اصلی کا گمان ہوتا ہے اگر پیکٹ کے اندر غیر خالص ادویات بھری ہوتی ہیں جن کے استعمال سے مریض کو فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے اور بہت سی معصوم روحیں بعض عاقبت نااندیش اور بددیانت لوگوں کی ہوس منافع خوری کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں خود غرضی اور غیر ذمہ داری کی یہ انتہا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اس ملک میں رہنے والے سبھی اپنے ہیں اس لئے ایسی غیر اخلاقی اور غیر سماجی حرکات ہمارے معاشرے میں ہرگز نہیں ہونی چاہئیں ملاوٹ کرنے والوں کا احتساب خود عوام کو ہر سطح پر کرنا چاہیئے۔ اس پر اخلاقی دباؤ ڈالیں کہ اس انسان کش اور غیر معاشرتی فعل سے باز رکھنا چاہیئے ہمارے مذہب نے اس سلسلے میں واضح اصول متعین کئے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی منافع خوری اور کم تولنے کی سختی سے مذمت کی گئی ہے اور طیب و طاہر روزی کمانے کی تلقین کی گئی ہے۔ سورہ مائدہ میں فرمان باری تعالےٰ ہے

"اے ایمان والو ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ تعالےٰ نے حلال قرار دی ہیں حرام قرار نہ دو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ تو حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا اور جو کچھ تمہیں اللہ تعالےٰ نے دیا ہے اس میں حلال اور طیب کھاؤ"

لہٰذا مسلمان اور اہل ایمان ہونے کے باعث ہمیں اپنے پروردگار اور خالق کی اطاعت سے روگردانی نہیں کرنی چاہیئے مبادا کہ جہنم کی آگ ہمارا مقدر بن جائے اور دنیا میں چند روزہ فائدہ ہمیں ہمیشہ کے لئے عذاب الٰہی کا حقدار بنا دے اللہ تعالےٰ نے طیب و طاہر روزی کمانے کے لئے جو حدود مقرر کی ہیں۔ ان کی پابندی ہمیں ہر قیمت پر کرنی چاہیئے اس کے لئے ہمیں دنیاوی جاہ و جلال اور مال و زر کے حصول میں کتنی ہی پسماندگی کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔

ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری

قوم کا معیار صحت بنانے کے لئے ہمیں بہتر اور ارزاں خوراک کی ضرورت ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اشیاء خوراک تیار کرنے والے ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کا ارتکاب نہ کریں اچھی خوراک سے مراد متوازن خوراک ہے جو بین الاقوامی معیار کے مطابق معیاری اناج عمدہ گھی یا مکھن خالص دودھ، پنیر، دہی تازہ سبزیوں اور پھل کی موزوں مقدار سے ترتیب دی جا سکتی ہے۔ اس لحاظ سے آٹا۔ مصالحہ جات اور گھی جیسی بنیادی اشیائے خوراک تیار کرنے والوں پر یہ اہم فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر اپنی ذمہ داری کو پہنچانیں اور یہ اشیاء تیار کرتے وقت کسی قسم کی ملاوٹ نہ کریں چاہے انہیں اس کے لئے کتنی ہی قربانی دینا پڑے۔ اس طرح وہ ایک صحتمند چاق و چوبند اور فعال قوم کی تعمیر میں بھرپور حصہ لے سکتے ہیں ادویات تیار کرنے والوں کو بھی مقررہ فارمولا میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ قوم انہیں کسی صورت معاف نہیں کرے گی اور قانون کا ہاتھ ان کی گردنوں تک کبھی نہ کبھی ضرور پہنچ جائے گا۔

پاکستان اس وقت تعمیری دور سے گزر رہا ہے۔ اس دور میں معاشرے کے تمام طبقوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ ہمارے کارخانہ داروں۔ تھوک اور پرچون فروشوں کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ انہیں عوام کو جو ان کے بھائی ہیں اشیائے خوراک خالص اور مناسب نرخوں پر مہیا کرنی چاہیئے کیونکہ یہی تعلیم ہمارے مذہب نے دی ہے اور یہی پاکستان کے قیام کا مقصد ہے۔

(ماخوذ)

سوئی گیس کی فٹنگ کیلئے

سوئی ناردرن کے منظور شدہ ٹھیکیدار میاں ٹریڈرز لائلپور سب آفس افضل برادرز مارکیٹ گولبازار ربوہ سے رجوع فرمائیے سامان فٹنگ سوئی گیس بلیو فلیم اور ڈیکس کے چولہے بازار سے ارزاں نرخ پر ہم سے خریدیئے
* پروپرائٹر عبدالشکور

هو الشافی

حیوانات کی امراض کیلئے مفید ادویات

گل گھوٹو کیلئے اکسیر گل گھوٹو 1/-
خناق روک کے لئے اکسیر خناق روک 1/-
حیوانات کی دیگر تمام امراض کے لئے مفید و مجرب ادویہ بنانے والے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

حب مسان بچوں کے امراض، سوکھا لاغری سبز دست دور کر کے موٹا کرتی ہے قیمت سالم گولی ۱/۲ روپے
بچوں کی چونڈی ہاضمہ کی خرابی دستوں اور بخار کے تحفہ قیمت فی شیشی ایک روپیہ تیار کردہ خدمت خلق ربوہ

انصاراللہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہو کر اِس قابل ہو جاتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات منعکس ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے روح پرور اختتامی خطاب میں (جس کا سلسلہ نزلہ اور زکام کی شدید تکلیف اور ناسازئ طبع کے باوجود قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا) اِس امر پر بہت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز انداز میں تفصیل سے روشنی ڈالی کہ قدم صدق یا بالفاظِ دیگر ظاہری اور باطنی صفائی کی کیا علامتیں ہیں اور ان سے ہر احمدی ہی نہیں بلکہ احمدیوں کی ہر آئندہ نسل کا متصف ہونا کیوں ضروری ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے قرآنِ مجید کی آیات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ جس انسان کو پختہ اور رہمہ گیر ایمان نصیب ہونے کے نتیجہ میں ظاہری اور باطنی صفائی میسّر آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو دو عظیم الشان انعاموں سے نوازتا ہے۔ ان میں سے ایک ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف اور دوسرے ایسے مومن بندے کے ذریعہ فوق العادت نشانوں کا ظہور۔

حضور نے اِن دونوں انعاموں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد مزید واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیش جاری رہنے والے افاضۂ محمدیہ کے طفیل اُمّتِ محمدیہ کے افراد کو ہر زمانہ میں ہمکلامی کے شرف سے مشرف رکھنے اور ان کے ذریعہ فوق العادت نشانوں کا ظہور جاری رکھنے کے لئے قرآنِ مجید میں مومنوں کو دو عظیم الشان بشارتیں دی ہیں۔ ایک بشارت تو قیامِ خلافت کے وعدہ پر مشتمل ہے جو سورۃ النور کی آیت ۵۶ میں مذکور ہے اور دوسری بشارت مومنوں پر نزولِ ملائکہ کے وعدہ پر مشتمل ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیت ۳۱ میں فرمایا ہے۔ اس موقع پر حضور نے خلافت اور مجدّدیت کے باہمی تعلق پر بھی بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ مجدد خلیفہ نہیں ہوتا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت کے صرف ایک حصہ میں کام کرتا ہے برخلاف اس کے ہر خلیفہ مجدد بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے کاموں میں آپؐ کا نائب ہوتا ہے۔ وہ آپؐ کے افاضۂ روحانیہ کی برکت سے دین کی ساری ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

حضور نے آخر میں واضح فرمایا کہ احبابِ جماعت کا جن کے کندھوں پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے یہ فرض ہے کہ وہ پختہ اور ہمہ گیر ایمان پر ہمیشہ قائم رہیں اور اِس درجہ ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی ہمکلامی اور فوق العادت نشانوں کے ظہور سے ہمیشہ ہی نوازتا رہے۔ پھر احبابِ جماعت کا اور بالخصوص انصاراللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ خود ہی اِن ہر دو انعاموں کے وارث نہ بنیں بلکہ ان کی آئندہ نسلیں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے ان انعاموں کی وارث بنتی چلی جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے۔ حضور نے فرمایا سوال یہ نہیں ہے کہ افاضۂ محمدی جاری ہے یا نہیں وہ تو جاری ہے اور جاری رہے گا سوال یہ ہے کہ افاضۂ محمدی کے ہم بھی وارث ہیں یا نہیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہنا چاہیئے کہ وہ اور اس کی نسلیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں افاضۂ محمدی کی وارث بنتی رہیں تا خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ہمیں بھی اور ہماری نسلوں کو بھی اپنی ہمکلامی اور فوق العادت نشانوں کے ظہور سے نوازتا رہے۔ ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم دُنیا اور اس کی رنگینیوں کی طرف جو اِن ہر دو عظیم الشان خدائی انعاموں کے بالمقابل ثمن قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں کبھی راغب نہ ہوں اور خدا تعالیٰ کے اِس قرآنی حکم پر کہ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (المائدہ آیت ۴۵) پر سختی سے کاربند رہیں۔

اِس نہایت درجہ بصیرت افروز خطاب کے شروع میں حضور نے احباب کو ایک نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے یہ واضح کرنے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق جماعت کو روزافزوں ترقی دیتا چلا آرہا ہے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ہے کہ وہ ہمیں ترقیات پر ترقیات سے نوازتا چلا آرہا ہے تو پھر ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی کوششوں کو ہر لمحہ اور ہر آن تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں ہمارا ہر قدم ہمیشہ آگے ہی کی طرف اٹھے نہ کہ پیچھے کی طرف۔ ہمیں ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر سال خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے اجتماعات میں شرکت کرنیوالوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے نہ یہ کہ اس میں کمی ہو۔ اگر ہر میدان میں ہمارا قدم آگے کی طرف نہیں اُٹھے گا تو پھر ہمیں خدائی برکات کیسے حاصل ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات چند ایک کی غلطی کی وجہ سے دوسروں کو بھی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ پچھلے سالوں میں خدام الاحمدیہ ایک بڑے نازک دَور سے گذری ہے یہ دَور ۱۹۶۶ء میں ختم ہوا۔ اُس وقت اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد گرتے گرتے صرف ۱۰۱ رہ گئی تھی۔ سو گویا خدام الاحمدیہ بجائے ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کے پیچھے کی طرف جارہی تھی۔ اللہ تعالیٰ تو جماعت کو ترقی دے رہا تھا لیکن اس کا ایک عضو تنزل کی طرف جا رہا تھا۔ خدا نے میری توجہ اِس طرف پھیری کہ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جسمانی رشتہ کی ضرورت نہیں روحانی رشتہ مضبوط ہونا چاہیئے۔ چنانچہ بہت دعاؤں کے ساتھ مَیں نے ایک سادہ، بےنفس اور عشق کا جذبہ رکھنے والے نوجوان کو جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جسمانی تو نہیں روحانی تعلق مضبوط تھا خدام الاحمدیہ کا صدر مقرر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اِس مخلص نوجوان کو کام کرنے کی توفیق دی چنانچہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ۱۰۱ سے بڑھ کر ۴۰۱ تک پہنچ گئی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایسا حسین جلوہ دکھایا کہ دل اس کی حمد سے لبریز ہو گیا۔ پھر مجھے فکر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ پر تو اتنا بڑا فضل کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ انصاراللہ والے پیچھے رہ جائیں چنانچہ مَیں نے انہیں بھی توجہ دلائی کہ وہ آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں۔ اب تازہ رپورٹ یہ ہے کہ امسال خدام کی ۴۰۱ مجالس کے بالمقابل انصاراللہ کے اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۶۵ مجالسِ انصاراللہ نے حصہ لیا ہے۔ اِس طرح مجالسِ انصاراللہ نے مسابقت کی رُوح سے کام لیا ہے۔ آئندہ خدام کو چاہیئے کہ وہ ۴۶۵ کی تعداد سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اُدھر انصاراللہ کو چاہیئے کہ وہ خدام سے آگے بڑھیں اور اِس طرح روحِ مسابقت سے کام لیتے ہوئے خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ دونوں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔

علاوہ ازیں حضور نے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت کے ضمن میں انصاراللہ کو ان کی نہایت اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو خدام کی تربیت اِس لحاظ سے انصار کے ذمہ ہے کہ اکثر و بیشتر خدام انصار کے اپنے بیٹے ہیں اور اسلام نے ہر باپ کو اپنے بیٹے یا بیٹوں کی تربیت کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ بعض باپ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ اولاد کی تربیت کے وہ خود ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ یہ ذمہ داری خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی ہے کہ وہ نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کا فریضہ انجام دے۔ حضور نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یہ خیال ہرگز درست نہیں ہے پہلی اور اصل ذمہ داری تو باپ کی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی تربیت کا ہر طرح خیال رکھے۔ اِس لئے انصاراللہ کے رُکن ہونے کی حیثیت میں بطور باپ اپنے اپنے بیٹوں کی تربیت آپ کی ذمہ داری ہے۔

تربیتِ اولاد کی اہمیّت واضح کرتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا کہ جو لوگ لمبا عرصہ احمدیت میں رہے ہیں اور انہیں براہِ راست تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے آئندہ نسلوں کی تربیت کرنے کا بوجھ زیادہ تر ان پر ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد کے زمانہ میں اسلام کا جو غلبہ انقلابِ عظیم کی صورت میں ظاہر ہوا اس کی جان وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم ہی تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تربیت یافتہ تھے۔ بعد میں وہ نئی نسلوں کی اِس رنگ میں تربیت کرتے چلے گئے کہ نئی نسلیں بھی غلبۂ اسلام کے لئے قربانیاں دیتی چلی گئیں۔ اس کے ثبوت میں حضور نے جنگِ یرموک کے موقع پر صحابہ کرامؓ اور ان کے زیرِ اثر نئی نسلوں کے تربیت یافتہ نوجوانوں کی قربانیوں اور ان کے سنہری کارناموں کا بہت ہی مسحور کُن انداز میں ذکر فرمایا اور انصاراللہ کو نئی نسلوں کی تربیت کے ضمن میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف بہت پُر اثر انداز میں توجہ دلائی۔

حضور کی اس رُوح پرور اور بصیرت افروز تقریر نے جو قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی احباب پر وجد کی کیفیت طاری کر دی اور اس کے دوران انہیں علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے اپنی جھولیاں بھرنے کے انمول مواقع میسّر آئے، فالحمد للہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴